

## 197199-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روزہ مرہ کے ایام کیسے گزارتے تھے؟

### سوال

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپناروزمرہ کا دن کیسے گزارتے تھے، آپ کی زندگی میں دن کی مصروفیات کیا ہوتی تھیں؟ درحقیقت میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روئین کی زندگی کیسی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناشستہ کب اور کس چیز کا کرتے تھے، کھانے کے لیے آپ کا طریقہ کار کیا ہوتا تھا؟ اسی طرح دوپر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ رات کو سوتے وقت اور تہجیر کے بعد آپ کیا کرتے تھے؟ خلاصہ کلام یہ ہے کہ: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یومیہ زندگی کے متعلق جاننا چاہتا ہوں۔

### پسندیدہ جواب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح فجر کے وقت اپنے صحابہ کرام کو مسجد میں نماز پڑھاتے، اور پھر اپنی نماز کی بجائے پڑھنے تک بیٹھے رہتے تھے، اس دوران آپ کے صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ بیٹھتے، بسا وقات گشکو بھی کرتے اور دور جاہلیت کی یادیں تازہ کر کے ہنتے اور مسکراتے بھی تھے۔

نماز اشراق ادا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اشراق کی چار رکعات ادا کرتے تھے، یا کبھی اس سے زیادہ بھی پڑھ لیتے تھے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشراق کی چار رکعت نماز ادا کرتے تھے، اور کبھی اس سے زیادہ بھی پڑھ لیا کرتے تھے "اسے مسلم: (719) نے روایت کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں جب ہوتے تو اپنے گھر والوں کے ساتھ ہاتھ بٹا دیا کرتے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھری کا دودھ نکال لیتے تھے، اپنے لباس کوٹانکا بھی لگا لیتے تھے، اپنے کام خود کرتے، اپنی جوئی گاٹھ لیتے تھے، پھر جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے روانہ ہو جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر گشکو فرماتے، انہیں دین کے احکامات سکھاتے، انہیں وعظ و نصیحت فرماتے، ان میں سے کسی کی کوئی شکایت وغیرہ ہوتی تو اسے بھی سنتے اور ان کی اصلاح بھی فرماتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس آ جاتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی عام انسانوں کی طرح انسان تھے، آپ اپنے کپڑوں پر خود پیوند لگا لیتے تھے، اپنی بھری کا دودھ نکالتے اور اپنے کام خود کر لیا کرتے تھے۔" اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ: (26194) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے سلسلہ صحیحہ: (671) صحیح فرار دیا ہے۔

مسند احمد بھی کی ایک اور روایت: (24903) میں ہے کہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کو سلانی لگا لیتے، اپنی جوئی گاٹھ لیتے تھے، اور وہ سب کام کرتے تھے جو مرد اپنے گھر وہ میں کرتے ہیں۔) اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع: (4937) میں صحیح فرار دیا ہے۔

امام بخاری: (676) میں اسود رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو آپ نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کی خدمت کرتے تھے [یعنی گھر کے کام کا ج میں ہاتھ بٹا دیتے تھے] اور پھر نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے چلے جاتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر اچھا لگا تو لایا، وگرنہ خاموشی سے چھوڑ دیا۔

بکھی بخاردو، دو مہینے کھر میں کھجور اور پانی ہی دستیاب ہوتا تھا۔

جیسے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگرچا ہاتھ کا یا و گرنہ چھوڑ دیا۔ اس حدیث کو امام بخاری : (3563) اور مسلم : (2064) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ : "ہم ایک چاند تکھتے، پھر دو سر اد تکھتے، اسی طرح دو، دو مہینے گزر جاتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں (کھانا کھانے کے لئے) آگ نہ جلتی تھی۔ میں [عروہ بن زبیر رحمہ اللہ] نے پوچھا : خالہ جان! پھر کھانے پیسے میں کیا چیز ہوتی تھی؟ آپ نے بتایا کہ : صرف دو چیزیں کھجور اور پانی۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری پڑوسی تھے۔ جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں دودھ تھے کے طور پر پہچا جایا کرتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ہمیں پلایا کرتے تھے۔" اس حدیث کو امام بخاری : (2567) اور مسلم : (2972) نے روایت کیا ہے۔

احادیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانوں کی تفصیلات نہیں ملتیں۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (115801) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اور پھر زانے میں آج گل کے مسلمانوں کی طرح یہ عادت بھی نہیں ہوتی تھی کہ ہر روز ایک دن میں تین بار کھانا کھانا ہے، زیادہ سے زیادہ ان کے ہاں دو وقت کا کھانا ہوتا تھا، دن کے آغاز میں، اور اسی کو "غدا" کہا جاتا تھا کیونکہ یہ دن کے آغاز میں کھایا جاتا تھا، اور دوسرا کھانا شام کا، جسے "عشا" کہتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکھی کسی ناگہانی صورت میں لوگوں کو اٹھا کرنا چاہتے تھے منادی کو کہتے جو صد الگاتا کہ : "الصلوٰۃ جامِعۃ" پھر جب لوگ جمع ہو جاتے تو جس موضوع پر لفظ کو کہتے ہیں لوگوں کو جمع کیا ہوتا اس پر خطاب فرماتے، پھر انچہ اگر لوگوں کو کسی بھگی سم کے لیے ارسال کرنا ہوتا تو اس کے لیے لوگوں کا انتساب کر کے انہیں ارسال کر دیتے تھے، اور اگر انہیں عمومی نصیحت کرنی ہوتی تو نصیحت کر دیتے تھے، ایسے ہی اگر انہیں کسی شرعی حکم کے متعلق باخبر کرنا ہوتا تو انہیں شرعی حکم بتلا دیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصف النہار کے وقت قیلولہ بھی فرماتے تھے تاکہ رات کو قیام اللیل کرنا آسان ہو جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ : (قیلولہ کیا کرو، کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔) اس حدیث کو طبرانی رحمہ اللہ نے مجمع الاوسط : (28) میں روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے سلسلہ صحیح : (1647) میں حسن قرار دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی معیشت، معاش اور لین دین کے حال احوال دریافت کرنے کے لیے بازاروں میں بھی چلے جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مجموعوں میں بھی پیشے تھے، اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے، اور اگر کسی نے خوشی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کیا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دعوت بھی قبول فرمائیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور اور مساکین لوگوں کی مدد اور ہاتھ بٹانے سے بھی پیشے نہیں بیٹتے تھے، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی طور پر پورا دن بھی دینی اور مسلمانوں کے معاملات میں گزر جاتا تھا، آپ کہیں کسی کو دعوت دینے کے لیے جاتے تو کہیں کسی کو نصیحت اور یاد ہانی کے لیے، تو بکھی شرعی معاملات کے لیے تو بکھی جادا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم تنگ دست کی اعانت کے لیے بھی تشریف لے جاتے تھے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار اناج کی ڈھیری کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گیلان محسوس ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (انا ج کی ڈھیری والے یہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا : یا رسول اللہ! اس پر بارش ہو گئی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (تو تم نے اسے اناج کے اوپر ہی کیوں نہیں رہنے دیتا کہ لوگ اسے دیکھ لیں؟ جس نے دھو کا دیا وہ مجھ سے نہیں۔) اسے مسلم : (102) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سنن الحبری از امام یہ تھی : (20851) میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (ہمارے ساتھ میں واقف کے صاحبِ بصیرت شخص کی طرف چوہم ان کی عیادت کر کے آتے ہیں۔) حالانکہ وہ صحابی نہیں تھے۔ اس حدیث کو البانی نے مسلمہ صحیح : (521) میں صحیح قرار دیا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : (کثرت سے ذکر کرتے تھے اور ضرورت سے زائد کلام کم ہی کرتے تھے۔ نمازِ لمبی پڑھتے تھے اور خطبے مختصر رکھتے تھے۔ اور اس بات سے عزت میں کمی محسوس نہ فرماتے تھے کہ کسی بیوہ خاتون اور مسکین شخص کے ساتھ بجا کر اس کا کام کر دیں۔) اس حدیث کو نسافی رحمہ اللہ : (1414) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح سنن نسافی" میں صحیح قرار دیا ہے۔

جس وقت رات ہو جاتی اور لوگوں کو عشا کی نماز پڑھا دیتے تو اگر مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی اہم معاملے پر مشاورت کرنی ہوتی تو کبار صحابہ کرام کے ساتھ گفتگو کرتے تھے، وگز انہیں گھر والوں کے ساتھ کچھ دیر بات پیچت کر کے آرام فرماتے تھے۔

جیسے کہ ایک حدیث جسے امام احمد : (178) اور ترمذی : (169) نے روایت کیا ہے اور اسے امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے جو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے : "آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے امور پر گفتگو فرماتے تھے اور میں بھی ان کے ہمراہ ہوتا تھا۔" اس حدیث کو البانی نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا حصہ تھا کہ آپ کسی کے ساتھ بھی رہتے تو حسن معاشرت کا بیکھر بن کر، آپ ہمیشہ مسکراتے تھے، اپنے اہل خانہ کے ساتھ دلگلی بھی کرتے، ان کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرتے، ان پر حسب استطاعت کھل کر ترجیح کرتے، اور اپنی بیویوں کے ساتھ بھی مذاہ بھی کرتے تھے۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں ہر رات اس سوچن کے گھر میں جمع ہوتیں جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات گزارتے، تو اسی اوقات سب کے ساتھ مل کر رات کا کھانا بھی کھاتے، اور پھر ہر بیوی اپنے اپنے گھر پلی جاتی، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باری والی بیوی کے ہمراہ ایک ہی بحاف میں سوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور پروالی چادر اتار دیتے تھے صرف تھہ بند کے ساتھ آرام فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عشا کی نماز پڑھ کر اپنے گھر والوں کے ساتھ تھوڑی دیر گفتگو فرماتے، اس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اگر بیوی نے کوئی دل کی بات کرنی ہو تو کر لے۔" ختم شد  
تفسیر ابن کثیر : (2/242)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے تھے، پھر رات کو قیام اللیل کے لیے بیدار ہوتے، اور پھر اللہ تعالیٰ ہجتی توفیق دیتا آپ نماز ادا کرتے، پھر جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فجر کی دور کھات ادا کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔

سنن ابو داود : (56) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ : "نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی تھی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تھے قضاۓ حاجت فرماتے اور پھر مسواک کرتے تھے۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ : "میں ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہ گیا۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی (میمونہ رضی اللہ عنہما) کے ساتھ تھوڑی دیر تک بات پیچت کی، پھر سو گئے۔ جب رات کا میسر احمد باقی رہ گیا تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نظر کی اور یہ آیت تلاوت کی۔ **لَأَنَّ فِي خَلْقِنَا شَوَّافٌ** **وَالْأَرْضِ دَخْلَافٌ اللَّتِي وَالثَّارِلَاتِ لِأُولَى الْأَتَابِ**۔" بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن و رات کے مختلف ہونے میں عقائد مذکور کے لیے نشانیاں ہیں۔ اس کے بعد آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور منوکیا اور مسوک کی، پھر گیارہ رکعتیں ادا کیں۔ اور جب سیدنا بالل رضی اللہ عنہ نے (فخر کی) اذان دی تو آپ نے دور کھت (فخر کی سنت) پڑھی اور باہر مسجد میں تشریف لائے اور فخر کی نماز پڑھائی۔ "اس حدیث کو امام بخاری: (4569) اور مسلم: (763) نے روایت کیا ہے۔

## توبیخی طور پر:

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اللہ تعالیٰ کے احکامات اور شریعت کی حقیقی عملی شکل تھی، جیسے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا:

صحیح مسلم : (746) میں روایت ہے کہ سیدنا سعد بن ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا : "ام المؤمنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق بتالیئے ؟ تو انہوں نے کہا : کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے ؟

تو انہوں نے کہا : یقیناً نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے پینے کا طریقہ جاننے کے لیے آپ سوال نمبر: (6503)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے کا طریقہ جاننے کے لیے آپ سوال نمبر: (21216)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خرید و فروخت کا طریقہ جاننے کے لیے آپ سوال نمبر: (134621)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ